اسلوبِ وراءُ المعرّاکا تحقیقی جائزہ

عبدالمجید افضل[1]، ڈاکٹر شبیر احمد قادری **

Abstract:

"Mahaamid_e_Waraa_ul_Muarra (Beyond the dotless) is one of the most famous and unique writing of Mukhtar Gilani, consisting of na'atia poetry. In order to understand the term Waraa_ul_Muarra, let us know first, what is, "Muarra". So the writing based on, only dot -less letters is called as "Muarra" in Urdu literature. But here, in addition to "Muarra" way of writing, a quiet new, unique & most difficult wa is invented & adopted by Mukhtar Gilani who is basically a renowned religious scholar, philosopher & researcher. He, by nature, believes in quality instead of quantity, that is why his pen-work is qualitative, not quantities one of his famous and most important books is, one the existence of God, Namely,"Wajood-e-khuda. Kay Hatmi Saboot" in which he has answered some pinching questions, raised from the platform of as heists, agnostics & sceptics etc. Moreover he has offered a lot of solid and weight full arguments in the light of philosophy, up to date science and divine revelations, regarding the existence of God. Besides this, he is author of some other books, of important topics."

Keywords: Dotless, Smell, Beyond the dotless, Lover, Beloved, World, World's, Angles, News, School, Founder, Equal, Beauty.

نعت گوئی کی دولتِ بیدار بے شمار انسانوں کو میسر آئی ہے یہ دولتِ بیدار ریاضت سے نہیں سے بلکہ خوشنودی خدا اور رضائے مصطفی سے نصیب ہوتی ہے۔غیر منقوط نعت کےافق پر ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قوس قزح سجانے والوں میں بہت ہی معتبر نام سامنے آتے ہیں، جنھوں نے نعت کے اندر ایک ایسا اسلوب اختیار کیا جس کو ہم غیر منقوط نعت کہتے ہیں۔

وہ ذاتِ باری تعالیٰ تمام تعریفوں کے لائق ہے جس نے انسانوں کو خلق فرما کر علم و عرفان کی دولت سے مالامال کیا۔ اللہ رب العزت نے انسانوں کو جو صلاحیتیں عطا کیں اُن میں سب سے اہم کلام کرنے کی صلاحیت ہے۔ کسی سے ہم کلام ہونے کے لیے تحریریا تقریر کے ہنر سکھائے۔ مزید کرم فرمائی یہ ہے کہ بعض لوگوں کو تحریر اور تقریر میں بھی نمایاں کیا اور دوسروں سے افضل و برترکر دیا۔ پھر تحریر اور تقریر میں منقوط اور غیر منقوط کلام پہ دسترس دی اور کلام میں غیر منقوط کلام کی صلاحیت سے سرفراز کیا۔ غیر منقوط کلام کی ابتدا کب کیسے کہاں اور کیوں ہوئی نیز اس اُسلوب کے جاری رہنے کی کیا وجوہات ہیں اور اس کا دائرہ کہاں تک وسیع ہو سکا؟

نقطے کے بغیر کلام کرنا اور اس سے بھی مشکل کام اگر تخصیص کر دی جائے کہ فلاں حرف کے بغیر کلام کیا جائے تو بلاشبہ اس کے لیے خاص علمی کمال اور خاص فضلِ ربانی درکار ہے۔ اس کے بغیر یہ ممکن ہی نہیں۔ اس کی توقع کسی صاحبِ علم و عرفان سے ہی کی جا سکتی ہے۔

''مُعرّا'' (۱)

عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں خالی ننگایا سادا وغیرہ۔یہ اسم صفت ہے اور اصطلاحِ ادب میں ایسے حرف، لفظ،یا کلام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

---

[1] ریسرچ اسکالر،پی ایچ۔ڈی اُردو، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی ، فیصل آباد

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

جو نقطہ سے خالی ہو ،جیسے اردو حروفِ تہجی میں سے درج ذیل حروف :۔ ا،ٹ، ح، د،ڈ، ر ، ڑ، س، ص، ط، ع، ک، غ،ل،م، و ،ہ،ء،ی یا ے۔

اسی طرح کلموں میں سے اسمِ اللہ۔اسمِ محمّد،اسمِ علی،اسمِ عمر اور اسمِ صالح تمام مُعرّا ہیں۔

پورا جملہ یا کلام جو مُعرّا ہواس کی مثال ہے:لَا اِلٰہ اِلّا اللہ مُحَمّدٌرَّسُول اللہ

اَلّلھمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمّدٍوَ آلہِ مُحَمّد

اسلامی لٹریچر میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ ُالکریم کا ایک مکمل خطبہ عربی زبان میں نقطوں کے بغیر مروی ہے۔جس کا آغاز اس طرح سے ہے:

اَلحَمدُللہِ المَلِکِ المَحمُودِ المَالِکِ الوَدُودِ مُصَوّرِ کُلِّ مَولوُدٍوَّمَآلِ کُلِّ مَطرُودِ (۲)

نیز مَوَارِدُ الکلَم اور دُرَرُ الحِکمِ مشہور و معروف تصانیف ہیں۔سواطع الالہام حضرت علی کرّم اللہ وجہہ ُ الکریم کے بعد معرّا کلام کے حوالے سے ابوالفیض فیضی کی تفسیرِ قرآن، مابعد قریب قریب ہر صدی میں ایک آدھ ایسی شخصیت ملتی ہے جس نے نظم یا نثر میں کچھ نہ کچھ معرّا لکھا ہو۔جیسے مراثیِ دبیر میں کوئی پچاس سے زائد مسدّس معرّا طرزِ نگارش میں موجود ہیں۔اہلِ قلم کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہے کہ غیر منقوط کلام بے حد دقیق کام ہے،یہی وجہ ہے کہ اس انداز سے لکھنے والوں کی تعداد بہت ہی کم ہے، تاہم یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ بیسویں صدی عیسو ی کے نصف کے نصفِ ثانی اور اکیسویں صدی کے آغاز سے اب تک معرّا کلام کے ماہر ین نثر نگار وں اور شاعروں کی تعداد ایک دم سابقہ ادوار کی نسبت اوسطاً زیادہ سامنے آئی ہے جن میں سے بعض معروف افراد کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں: راغب مراد آبادی، مختار گیلانی اور منظر پھلوری۔

اسی متذکرہ بالا عہد میں ہمارے ایک معاصر سید مختار علی گیلانی کا نعتیہ مجموعہ ”محامدوراءُ المعرّا“منصۂ شہود پر آیا،جس کا پہلا ایڈیشن 1992میں ملتان سےشائع ہوا تھا۔اس تصنیف میں پہلی بار اصطلاح”وراءُ المعرّا“ استعمال ہوئی ہے اور تبھی موصوف نعت نگار نے اپنے مجموعۂِ کلام کا نام ”محامدوراءُ المعرّا“ تجویز کیا۔ ” وراءُ المعرّا“ دنیائے ادب میں مسلمہ طور پرایک نئی اصطلاح ہے جو کہ موصوف ہی کی ایجاد و اختراع ہے۔ اس کی تفصیل بحسبِ ذیل ہے۔اردو زبان کے حروف ِ تہجی میں سے 19 عدد حروفِ معرّا ہیں،جیسا کہ سطورِ بالا میں ذکر ہوا۔ چناں چہ کلام کو معرّا یعنی غیر منقوط بنانے کے لیے انھی 19 حروف کے اندر اندر رہتے ہوئے جملے یا اشعار کہے گئے ہیں، مزید برآں کچھ ایسی مشکل پسندی سے کام لیا گیا ہے کہ متذکرہ 19 حروف سے بھی کتاب کے 19 ابواب کو باری باری اور فرداً فرداً خالی رکھا گیا ہے۔دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ:۔

کلام کا پہلا باب معرّا ہونے کے ساتھ ساتھ حرف ”الف“ سے بھی خالی ہے۔دوسرا باب معرّا ہونے کے ساتھ ساتھ حرف ”ٹ“ سے بھی خالی ہے۔تیسراباب معرّا ہونے کے ساتھ ساتھ حرف ”ح“ سے بھی خالی ہے۔علیٰ ہذاالقیاس چوتھا باب حرف ”د“ سے بھی خالی ہے۔پانچوں باب حرف ”ڈ“ سے،چھٹا باب حرف ”ر“ سے، ساتواں باب حرف ”ڑ“ سے، آٹھواں باب حرف ”س“ سے، نواں باب حرف ”ص“ سے، دسواں باب حرف ”ط“ سے،گیارھواں باب حرف ”ع“ سے، بارھواں باب حرف ”ک“ سے، تیرھواں باب حرف ”گ“ سے، چودھواں باب حرف ”ل“ سے،پندرھواں باب حرف ”م“ سے، سولھواں باب حرف ”و“ سے، سترھواں باب حرف ”ہ“ سے، اٹھارواں باب حرف ”ء“ سے اور انیسواں باب بدستور معرّا ہونے کے ساتھ ساتھ حرف ”ی۔ ے“ سے خالی بنا یا گیا ہے۔

حسبِ روایت کلام کو غیرمنقوط رکھنا تو مسلمہ طور پر دقیق کام تھا ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ ہر باب کو ترتیب وار ایک ایک معرّا حرف سے بھی خالی رکھنے کی مزید شکل کو نبھانا، ایک طرح سے مشکل در مشکل کے انیس الگ الگ پہلوؤں کے ساتھ نبرد آزمائی کرنا اور انجام کار ان پر غالب آنا گویا مشکل پسندی کی بالکل جدید جہات متعارف کروانا ہے۔مختار علی گیلانی کا مذکورہ مشکل ترین اور جدید ترین اسلوبِ نگارش چوں کہ اسلوبِ معرّا سے آگے اور اوپر کا اسلوب ہے۔ اس لیے موصوف اسے معرّا کی بجائے وراءُ المعرّا سے موسوم کرتے ہیں، یعنی معرّا سے آگے معرّاسے اوپر یا معرّاسے پرے۔

”ورا“ (۳)

عربی زبان کا لفظ ہے،جس کے متعدد معانی بیان کیے جاتے ہیں۔ فرہنگِ آصفیہ میں اس کے معانی ہیں پیچھے،عقب، پرے، سوا، علاوہ۔فالتو وغیرہ۔بذیل مادہ: فرہنگِ آصفیہ اردو لفظ وَرَاء قرآنِ مجید میں 24مقامات پر استعمال ہوا ہے،مگر موقع و محل کے مطابق مختلف مفاہیم رکھتے ہوئے،

ان آیاتِ مبارکہ میں بمعنی،''سوا'' آیا ہے:۔(۳،۵،۶،۷،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴)

ان آیاتِ مبارکہ میں بمعنی، ''آگے'' وارد ہو اہے۔(15،16،17،18،19،20،21)

کچھ مقامات پر بمعنی،''بعد'' آیا ہے۔(۲۲،۲۳)

ایک مقام پربمعنی،''پرے'' آیا ہے: (۲۴)

ایک مقام پربمعنی،''باہر'' آیا ہے: (۲۵)

اور ایک مقام پر بمعنی،''ہر طرف سے یا گردا گرد'' وارد ہوا ہے۔(۲۶)

موجدِ اسلوبِ وراءُ المعرّا سید مختار علی گیلانی قرآنِ مجید میں وارد شدہ لفظ،''وَرَا'' کے انھی معنوں کے پیشِ نظر اپنے متذکرہ اسلوبِ نگارش کو مُعرّا سے آگے،پرے، سوا اور باہر کی طرف سے معرّا کے گردا گرد احاطہ کرنے والا اسلوب گردانتے ہوئے اس کو یہ نام دیتے ہیں۔ چناں چہ اپنی تصنیف کے آغاز میں اس کا تعارف بذیل سطور ِ مدعا یوں کرواتے ہیں:

اللہ کے کرم اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی مہر سے اس کم علم اور عاصی کو عالمِ مدح سرائی کا اس طور طرّۂ کمال حاصل ہوا ہے کہ ورالمعرّا کلام کے واسطے سے مدح سرائیِ سرکارِ دو عالم کا ارادہ ہوا اور اس کے ارادے کو مراد حاصل ہوئی۔اس طورِ کلام کے حوالے سے اردو کو اردوئے معرّا سے الگ اور وراء اک اور راہَ کلام اور اصطلاح ہوئی ہے اور وہ اصطلاح وراء المعرّا سے موسوم کی گئی ہے۔

وراء المعرّا کلام سے مراد وہ کلام ہے کہ اولاً وہ اردو کے کلمہ ہائے معرّ ا (ا۔ ٹ۔ ح۔ دڈ۔ رڑ۔ س۔ ص۔ ط ع۔ ک۔ گ۔ل۔م۔و۔ہ۔ء۔ی۔ے)سے ہی مرصعؒ ہو دوسرے اس سلسلۂ کلام کا ہر حصہ اور ہر کڑی الگ الگ اور اک اک کر کے علیٰ الموالہ کل معرّا کلموں سے عاری ہو۔اس طور کہ کلام کا حصہ اول(ا) کے سوا دوسرے اٹھارہ عددمعرّا کلموں کا حامل ہو اور (ا) سے عاری ہو۔اسی طرح دوسرا حصہ (ٹ) کے سوا دوسرے اٹھارہ کلموں کا حامل ہو مگر (ٹ) سے عاری ہو۔اورر اسی طرح حصہ سوّم (ح) کے سوا دوسرے اٹھارہ عدد معرّا کلموں کی مدد سے لکھا ہوا ہومگر (ح) سے عاری ہو--------الحا،کلام کا اٹھارواں حصہ (ء) سے اور اس کا اگلا حصہ (ی۔ے) سے عاری ہواور دوسرے اٹھارہ عدد معرّا کلموں کی مدد سے لکھا ہوا ہو۔

اللہ کی لاکھ لاکھ حمد ہے کہ اِس رسالے کا حصہ اردو اِسی ورائمعرّا طورِ کلام کا حامل ہوا ہے۔اور اس طورِ کلام کی اساس ٹھہرے گا۔

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''اُن کی شعری تصنیف ''محامد وراء معرّا '' ایک ایسا حیرت کدہ ہے جس میں انھوں نے اردو سمیت چھے زبانوں ہیں غیرمنقوط اشعار کہے ہیں نہ صرف یہ بل کہ کسی نہ کسی غیرمنقوط حرف کو ممنوع الاستعمال قرار دیتے ہوئے اشعارِ نعت کہے ہیں یعنی اپنے قلم کو کئی زنجیریں پہنا دیں پھر بھی ان کی آزادیِ جنبشِ رفتار میں کوئی فرق نہ آیابل کہ اس میں تیزی،روانی اور خوش رفتاری پیدا ہوتی چلی گئی،آگے چل کر ڈاکٹر عاصی کرنالی رقم طراز ہیں:

اس تصنیف کا سب سے بڑا شرف اس کی اولیت ہے۔ میں نے حال ہی میں حمد ونعت پر ڈاکٹریٹ کی ہے۔مجھے اس سلسلے میں مختلف زبانوں کی ہزاروں کتابوں کے مطالعے سے گزرناپڑا۔میرے معمولی علم وخبرکے مطابق مختار علی گیلانی کی یہ کوشش منفرد ہے،بے مثال ہے اور نادرالوجود ہے اور اس سلسلہء خیر کی پہلی کڑی ہے۔''(۲۷)

پروفیسر ڈاکٹر محمد امین، سربراہ شعبہ فلسفہ بی زیڈ یو ملتان اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

''غیرمنقوط الفاظ میں ایک اوراہتمام بھی کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ اردو میں انّیس حروف ایسے ہیں جن میں نقطہ نہیں ہے۔اس اعتبار سے کتاب میں انّیس ابواب بنائے گئے ہیں جن میں یہ حروف استعمال نہیں ہوئے مثال کے طور پہلے حصے میں الف تیسرے حصے میں ح اور یوں علی الترتیب ی تک یہ غیر منقوط حروف بھی استعمال نہیں ہوئے۔ یہ اہتمام،یہ رعایت اور یہ صنعت ان کی مشکل پسندی کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن اس سے ان کی مہارت بھی ظاہر

ہوتی ہے۔'' (۲۸)

پروفیسر جناب حفیظ تائب اس مجموعہ پر اپنی تقریظ میں یوں رائے زنی فرماتے ہیں:

''مختار گیلانی نے حصہ اردو میں ''حمدِ الٰہی''، سلسلہ مسدس اور عام کلام (نعتیہ) میں سے ہر ایک کے انیس (۱۹) انیس(۱۹) ابواب باندھے ہیں جو کہ غیر منقوط تو سبھی ہیں لیکن ساتھ ساتھ باب اول میں حرف ''الف'' استعمال نہیں ہوا تو باب دوم حرف ''ٹ''سے خالی ہے تیسرا باب حرف ''ح'' سے معرّا ہے اِسی طرح چوتھا، پانچواں، چھٹا، ساتوں، آٹھواں،نواں،دسواں،گیارھواں،بارھواں، تیرھواں، چودھواں، پندرھواں،سولھواں،ستروان، اٹھارھواں اور اُنیسواں باب علی الترتیب د۔ڈ۔ر۔ڑ۔س۔ ص۔ط ک۔گ۔ل۔م۔و۔ہ۔ء۔ی یا ے سے خالی ہے۔ غیرمنقوط الفاظ میں شعر گوئی اپنی جگہ مشکل کام ہے پھر ہر حصے میں کوئی نہ کوئی (مخصوص) حرف ترک کر کے شعر کہنا کچھ اور بھی مشکل ہے۔ ان دونوں مشکلات کو یک جا کر کے لکھنا اور مشکلات کی یک جائی کو اُنیّس علیحدہ علیحدہ جہتوں سے پیدا کرنا اور دائرہ اِظہار کو تنگ سے تنگ کرتے جانا،مشکلات سے مبارزت طلبی اور ان پر غالب آنے کے مترادف ہے۔میری نظر میں تو تمام مراحل اصفح العلوم کی بے مثال فصاحت و بلاغت کے صدقے میں اور آپ کی رحمتِ واسعہ کی بدولت ہی آسان ہوئے ہیں۔''(۲۹)

وَرَاءُ المعرّا اسلوبِ نگارش کے چند نمونے مختار علی گیلانی کے نعتیہ مجموعے سے پیش ہیں۔

حرف''الف'' سے خالی کلام کا ایک شعر:

وردِ درود کر کے گلوں کی مہک ملی
کوئل کو وِرد ہی سے طلسمی کُہک ملی(30)

حرف''ٹ'' سے خالی کلام سے ایک شعر:

سرکار کے مکاں سے رہِ لامکاں ملے
درد و الم کے مارے ہوؤں کو اماں ملے(31)

حرف''ح'' سے معرّا کلام سے ایک شعر:

آلودگیِ داماں اس طور سے دھوؤں گا
سرکار کے معمورے، دل کھول کے روؤں گا(32)

حرف''د'' سے معرّا کلام سے ایک شعر:

وہ کاکل کالی کالی، وہ مسکاں گُل کی ڈالی
اے صلّ اللہ وہ مکھڑا، مرحیٰ لولاک کے والی(۳۳)

حرف''ڈ'' سے خالی کلام سے ایک شعر:

مسح کر کر کے درِ احمدؐ کی مٹی سے ہوا
آئے گی اور لائے گی دل کی مُرادوں کے گھر(۳۴)

حرف''ر'' سے معرّا کلام سے دو اشعار:

دِل کی سوکھی کلی ہاں ملے گی
کھِل کے مُسکائے، مہکے، ہلے گی
کالی کالی کے سائے سے عمدہ
کوئی مدعس کہاں سے مِلے گی(۳۵)

حرف''ڑ'' سے معرّا کلام سے ایک شعر:

گدائے ہادیِ کامل رہوں گا
اسی در کا سدا سائل رہوں گا(36)

حرف''س'' سے معرّا کلام سے ایک شعر:

ہوئی ہے دردِ دل کی حد الٰہی
دکھا معمورۂ احمد الٰہی(37)

حرف''ص'' سے معرّا کلام سے دو اشعار:

ماہِ کامل سے دل آرائی سوا ہے اس کی
موسمِ گُل کوئی ہلکی سی ادا ہے اس کی
وہ محمدؐ، وہی احمدؐ، وہی ممدوحِ الہ

ہر لساں مدح سرا،مدح سرا ہے اس کی[38]

حرف''ط'' سے معرّا کلام سے ایک شعر:

وراء امکاں سے ہو کے اور گماں سے
سرِ سدرہ ملے وہ لا مکاں سے[39]

حرف''ع'' سے معرّا کلام سے ایک قطعہ:

دم دلآراؤں کے گُم اک دم ہوئے
مہ رُوؤں کے حوصلے کم کم ہوئے
گوہر و الماس کا ٹوٹا طلسم
اُس کے آگے مہر و مہ مدھم ہوئے[40]

حرف''ک'' سے معرّا کلام سے ایک شعر:

سردارِ امم، عالمِ اسرارِ الٰہی
ہے محرم و دل دادہ و دل دارِ الٰہی[41]

حرف''گ'' سے معرّا کلام سے دو اشعار:

ارے اہلِ معاد اُٹھو مہموں کو کراؤ حل
کہ ہو احساں الٰہی کا، سرورِ روح ہو اکمل
ملولوں لا سہاروں کے سہارے اور دلاسے کو
وہ آئے احمدِ مرسل، وہ آئے احمدِ مرسل[42]

حرف''ل'' سے معرّا کلام سے ایک شعر:

دکھ کا درماں سکھ کا ساماں
ہادیِ دوراں، ہادیِ دوراں[43]

حرف''م'' سے معرّا باب میں سے ایک شعر:

الحاد ہٹا سر سے کٹی اس کی کلاہٹ
سردارِ رسل آئے سحر ہو گئی واللہ[44]

حرف''و'' کے معرّا باب میں سے ایک شعر:

اے امامِ الرُسل ہادیِ مُرسلاں
المدد المدد، الاماں الاماں[45]

حرف''ہ'' سے معرا باب میں سے ایک شعر:

مری مراد کا ساحل، حدودِ کوئے رسولؐ
مری دعاؤں کا حاصل، وصالِ روئے رسول[46]

حرف ''ء'' کے خالی باب سے ایک قطعہ:

مرا رسول اک مہِ مکمل اور اس کا ہالہ ہے آل اس کی
کمال ہے وہ کمال اس کا، کہ ہر ادا ہے کمال اس کی
ہوا ہے مملوک،اس کے دوارے کا لامحالہ ہر اک کہ ومہ
کہ ہم سری ہے محال اس کی،کہ ہم سر ی ہے محال اس کی[47]

حرف ''ی/ے'' سے خالی باب میں سے:۔ حرف ''ی/ے'' سے خالی باب میں سے:

اَلحَمد کہ مدّاح محمّد کا ہوا ہوں
اَلحَمد کہ اک سرورِ عالم کا گدا ہوں
اک کارواں سالار و علمدارِ حرم کا
معمارِ حرم اور مدد گار حرم کا
دلدارِ حرم، محرمِ اسرار حرم کا
ہوں مدح سرا، مدح سرا، مدح سرا ہوں
اَلحَمد کہ مدّاح محمّد کا ہوا ہوں[۴۸]

الحاصل متذکرہ سطورِ بالا،اسلوب ِ نگارش یعنی وَرَاءُ المعرّا اسلوب میں 19عددابواب باندھے گئے ہیں جب کہ ان سے قبل نعتیہ سلسلہ ء مسدس ہے جس میں اسی پابندی کے ساتھ 19مسدس لکھے گئے ہیں اور ان یعنی آغازِ کلام 19اشعار پر مشتمل حمدِ الٰہی سے کیا گیا ہے جس کے تمام انیس اشعار بھی اسی التزام کے حامل ہیں کہ پہلا شعر الف سے خالی----اور اُنیّسواں ی/ے سے معّرا ہے۔

متذکرہ اصطلاح اور متذکرہ التزام کے تحت کی گئی شاعری پر مبنی مختار علی گیلانی کا مجموعہ ء کلام نعت کی سابقہ چودہ صدیوں میں منفرد اور اولین کاوش ہے،نیز شائع ہونے سے لے کر تا حال بھی اس اسلوب میں لکھنے کا کمال کسی دیگر شخص کے حصے میں نہیں آیا۔

حوالہ جات

۱۔ احمدد ہلوی،سید، مولوی،فرہنگِ آصفیہ،لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۲ء
۲۔ مجلسی،محمد باقر،بحار الانوار،بیروت:موسسۃ الوفا،۱۴۰۳ق
۳۔ احمدد ہلوی،سید، مولوی،فرہنگِ آصفیہ،لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۲ء
۴۔ البقرہ۲: ۱۱۰
۵۔ النساء۴: ۲۲۴
۶۔ المومنون۲۳: ۷
۷۔ المعارج ۷۰ : ۳۳۱
۸۔ آلِ عمران ۳: ۲۸۷
۹۔ الانعام ۶؛ ۳۹۵
۱۰۔ ہود۱۱ : ۲۵۲
۱۱۔ الکہف ۱۸: ۴۹
۱۲۔ الاحزاب ۳۳؛ ۵۳
۱۳۔ الشوریٰ ۴۲ : ۵۱ ۱۳
۱۴۔ الحدید ۵۷ ؛ ۱۳
15۔ الحشر59:14
۱۶۔ الانسان ۷۶: ۲۷۔ ۱۶
۱۷۔ الانشقاق ۸۴ : ۱۰
۱۸۔ ابراہیم۱۴: ۱۶
۱۹۔ ابراہیم۱۴ : ۱۷
۲۰۔ المومنون ۲۳ : ۱۰۰
۲۱۔ الجاثیہ ۴۵ : ۳۱۰
۲۲۔ ہُود ۱۱:آیت ۷۱
۲۳۔ مریم ۱۹: ۲۰۵
۲۴۔ النساء ۴ : ۱۰۲
۲۵۔ الحجرات ۴۹ : ۴
۲۶۔ البروج ۸۵: ۲۰
۲۷۔ مختار علی گیلانی،سید،محامد وراءُالمعرا،اسلام آباد:گیلانی پبلی کیشنز،۱۹۹۲ء،ص:11
۲۸۔ ایضاً،ص:15
۲۹۔ ایضاً،ص:19
۳۰۔ ایضاً،ص:64
۳۱۔ ایضاً،ص:28
۳۲۔ ایضاً،ص:79
۳۳۔ ایضاً،ص:108
۳۴۔ ایضاً،ص:111
۳۵۔ ایضاً،ص:128
۳۶۔ ایضاً،ص:147
۳۷۔ ایضاً،ص:155
۳۸۔ ایضاً،ص:179
۳۹۔ ایضاً،ص:182
۴۰۔ ایضاً،ص:190
۴۱۔ ایضاً،ص:209
۴۲۔ ایضاً،ص:222
۴۳۔ ایضاً،ص:228
۴۴۔ ایضاً،ص:232

٣٥- ايضاً،ص:237
٣٦- ايضاً،ص:273
٣٧- ايضاً،ص:249
٣٨- ايضاً،ص:258